نوائے سحر

مستند شیخ الحدیث

۲۰۱۷ء

عبداللہ خالد قاسمی خیرآبادی

قدوۃ العارفین ، زبدۃ المحدثین حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ رواں صدی کی وہ عظیم وعبقری شخصیت تھے جنھوں نے پورے برصغیر ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے ایک بڑے خطے کو اپنی علمی وعرفانی اور روحانی خدمات سے ایسا معمور فرمایا کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال کم ہی ملتی ہے، آپ کی علمی تصانیف، محدثانہ خدمات اوراسی کے ساتھ ساتھ آپ کے شاگردان باصفااور خلفاء ومسترشدین کی ایک لمبی فہرست ہے جن کے ذریعہ علوم وعرفان اورتصوف وسلوک کے چشمۂ صافی سے مخلوق خدا کی ایک بڑی تعداد مستفید ومستفیض ہوتی رہی ہے، بہت ساری علمی محفلیں آباد ہوئیں ، بہت ساری خانقاہیں وجود میں آئیں ، بہت سارے مدارس ومراکز دینی منصۂ شہود پرآئے ،لیکن اب بلاواسطہ آپ کے فیض یافتگان کی یہ مجلس علم وعرفان دھیرے دھیرے سونی پڑتی جارہی ہے،قضاوقدر کے فیصلوں کے مطابق حضرت شیخ الحدیثؒ کے خلفاء وشاگردان کی بساط علم وتحقیق اب اٹھتی چلی جارہی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے انھیں خلفاء وشاگردان بااختصاص میں حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری نوراللہ مرقدہ کی ذات والاصفات بھی تھی جو گذشتہ ۱۶؍شوال ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱؍جولائی ۲۰۱۷ء بروزسہ شنبہ اس دارفانی سے رحلت فرماگئے،اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ شوال ۱۳۷۷ھ اپریل ۱۹۵۸ء میں مظاہرعلوم سہارنپور حصول علم کی غرض سے تشریف لائے ،شعبان ۱۳۸۰ھ فروری ۱۹۶۱ء میں دورۂ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حدیث سے فارغ ہوئے ،اس کے بعد فنون کی الگ سے کچھ کتابیں پڑھ کر یہیں باقاعدہ مدرس بنادیئے گئے،۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نوراللہ مرقدہ نے بیعت سے سرفراز فرمایا،شوال ۱۳۸۸ھ/دسمبر ۱۹۶۸ء میں شیخ الحدیث کے عظیم منصب پر فائز ہوئے ،محرم ۱۳۹۶ھ/جنوری ۱۹۷۶ء میں اولاً اس وقت کے ناظم مظاہر علوم حضرت مولانا شاہ محمد اسعداللہ صاحب نے اجازتِ بیعت مرحمت فرمائی پھراس کے چند ماہ بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی طرف سے بھی اجازتِ بیعت سے مشرف ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی علمی وروحانی صحبت اوراس وقت کے جبال العلم حضرات اساتذۂ کرام کی تربیت نے حضرت مولانا محمد یونسؒ کوعلم وتحقیق اور مطالعہ وتدقیق کا ایسا رسیا بنا دیا تھا کہ کتاب،مطالعہ،تحقیق اور جستجو ہی آپ کا رات دن کا مشغلہ بن گیا،حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے حدیث اورعلوم حدیث سے آپ کے اندرایسا اشتغال پیدا کردیا کہ آپ اللہ تعالی کے ان خوش نصیب بندوں میں سے ہوگئے جن کی پوری زندگی اشتغال بالحدیث اورخدمتِ حدیث شریف میں گزری،آپ کے علمی تبحراورفن حدیث سے حقیقی مناسبت اور گہری واقفیت پر کبارعلماء ومشائخ اور اساتذۂ حدیث کو پورا اعتماد تھا،چناں چہ کسی حدیث کے متن یا سنداورراوی کے متعلق کوئی اشکال پیش آتا، یاکسی حدیث کی تحقیق پیش نظر ہوتی یا اصول حدیث کے کسی مسئلہ میں کوئی پیچیدگی سامنے آتی تو کبارعلماء مفکراسلام حضرت مولاناسیدابوالحسن علی ندویؒ،مولاناعبیداللہ صاحبؒ مرکزنظام الدین،مولاناعمرصاحب پالن پوری،مولاناعبدالجبارصاحب اعظمی جیسی اہم شخصیات بھی آپ کی طرف رجوع فرماتیں، آپ کے استاذوشیخ حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کوتو آپ کی فنِ حدیث شریف سے گہری مناسبت اورواقفیت کااس درجہ اعتماد تھا کہ بکثرت روایات اورسند کی بابت تحقیق وجستجو کاامر فرماتے تھےاورخودمولانا محمد زکریاؒ کے پاس فن حدیث کے سلسلہ میں جوخطوط آتے انھیں مولانا محمد یونس صاحبؒ کےحوالہ فرمادیتے تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کے انتقال سے علمی حلقے خصوصاً طالبین علم حدیث ایک ایسے آبشار سے محروم ہوگئے، جس کے ہر قطرہ میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بو، پاکیزگی اور نفاست جھلکتی تھی، جس کا ہر سیل علمی لطافتوں اورفنی وحدیثی تجربات کی عکاسی کرتا تھا، جنہوں نے تقریباً پچاس سال سے زائد عرصے تک مظاہر علوم کے مسند حدیث کو رونق بخشی اور علماء وفضلاء کی ایک کھیپ تیار کردی۔

آپ کا سانحۂ ارتحال پوری ملت اسلامیہ کے لئے عموماً اور جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے لئے خصوصاً بہت بڑا نقصان اور عظیم خسارہ ہے، جس عظیم شخصیت کی علمی وتدریسی خدمات کا دائرہ مظاہر علوم کے لئے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہو ظاہر سی بات اس کے دنیا سے اٹھ جانے کا غم کس قدر اس ادارہ کو ہوگا، مظاہر علوم سہارنپور سے خواص وعوام کی نسبت اور مولانا محمد یونس صاحبؒ سے خلق خدا کے تعلق کی وجہ سے انتقال کی خبر لوگوں تک پہونچتے ہی احاطہ مظاہر علوم ہی میں نہیں بلکہ پورے شہر سہارنپور میں لوگوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہوگیا، بتایا جاتا ہے کہ سہارنپور کی تاریخ میں اتنا بڑا مجمع کسی کے آخری دیدار اور نماز جنازہ میں شرکت کے لئے تاریخ میں پہلی مرتبہ دیکھا گیا، جو محتاط اندازے کے مطابق دو، ڈھائی لاکھ کا مجمع تھا یہ یقیناً مظاہر علوم اور اس کے بطل جلیل حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کے جلیل القدر شاگرد مولانا محمد یونس جونپوریؒ کے لئے لوگوں کا بہترین خراج عقیدت تھا۔

پوری دنیا میں حضرت کے سانحۂ ارتحال کو بڑے رنج وغم کے ساتھ محسوس کیا گیا، ذرائع کے مطابق دنیا کے تقریباً بارے یا تیرہ ممالک میں عقیدتمندوں نے شافعی مسلک کے مطابق غائبانہ نماز جنازہ ادا کی، خاص طور سے مراکش، الجزائر، یمن اور کناڈا میں، عالم اسلام کے قدیم ترین تعلیمی اداروں میں جامعہ زیتونیہ تیونس میں بھی باقاعدہ غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا اور حضرت کے لئے خصوصی دعائے مغفرت کی گئی۔

پوری دنیا سے تعزیتی اجلاس اور ایصال ثواب کی خصوصی مجلسوں کے انعقاد کی بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اطلاعات ہیں، خود جامعہ مظاہر علوم میں جامعہ کے امین عام مولانا سید محمد شاہد حسنی کی صدارت میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں ملک و بیرون ملک کے متعدد حضرات اہلِ علم اور جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے محبین نے شرکت فرمائی۔

اس دور میں حضرت مولانا جونپوریؒ کے حادثۂ وفات کا صدمہ جس انداز سے محسوس کیا گیا وہ ایک نادر بات ہے، چنانچہ مجلہ ’’المجتمع‘‘ کویت بابت ۱۹ر جولائی ۲۰۱۷ء، ’’سنی آن لائن‘‘ ایران بابت ۱۱ر جولائی ۲۰۱۷ء، ’’اردو نیوز‘‘ سعودیہ عربیہ، ’’موطنی نیوز‘‘ ٹی وی چینل اور ہندوستان کے اردو کے سبھی اخبارات اور بعض ہندی اخبارات کے ساتھ ساتھ پاکستان سے روزنامہ جنگ، ’’روزنامہ اوصاف‘‘، روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ نے اپنی اپنی اشاعتوں میں حضرت مرحوم کے لئے تعزیتی کلمات شائع کئے، روزنامہ ’’اخبار المدارس‘‘ پاکستان نے تو باقاعدہ خصوصی ضمیمہ شائع کیا۔

اسی طرح ہندوستان کے علاوہ عالم اسلام کے مشہور و معروف علمی اداروں نے بھی حضرت مولانا مرحوم کی وفات کو شدت سے محسوس کیا اور تعزیتی پیغامات جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کو ارسال کئے، خاص طور سے دار العلوم دیوبند، دار العلوم وقف دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ، جمعیۃ علماء ہند، اسلامی فقہ اکیڈمی، جماعت اسلامی ہند، کے علاوہ مسجد نبوی شریف کے استاد اور فقہی تعلیم کیلئے ادارہ فقہاء کے سربراہ شیخ عامر بہجت، تنظیم ’’علماء المسلمین بالعراق‘‘، جامعہ اسلامیہ یورپ کے سربراہ ڈاکٹر رشید بوطربوش، الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین ترکی کے سربراہ شیخ ڈاکٹر علی القرہ داغی وغیرہ نے اس سانحہ پر مولانا محمد یونس کو عالم، محدث، زاہد اور اسلاف کرام کا نمونہ کہہ کر خراج عقیدت پیش کیا۔

جامعہ مظاہر علوم کے وابستگان اور مولانا مرحوم کے ارادتمندوں کے تعزیتی خطوط، تأثراتی مضامین اور حضرت کے علمی کمالات پر مشتمل تحریروں اور منظومات کا سلسلہ جاری ہے، جن کی خاصی مقدار جمع ہو چکی ہے، رفتہ رفتہ ہم ان پیغامات اور تحریروں کو ماہنامہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مظاہر علوم کے صفحات میں پیش کرتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

ذمہ دارانِ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور اپنے تمام محبین و منتسبین کے ممنون ہیں جنھوں نے اس عظیم سانحہ کے موقع پر اپنے تعلقات کا اظہار فرمایا، ادارہ کی جانب سے تمام حضرات سے مظاہر علوم کے لئے نعم البدل اور حضرت مرحومؒ کے لئے دعائے مغفرت کی مزید درخواست ہے۔ بعض اہم تعزتی پیغامات درج ذیل ہیں

مدینہ منورہ سے شیخ عامر بہجت کا خط:

مسجد نبوی شریف کے استاد اور فقہی تعلیم کیلئے ادارہ فقہاء کے سربراہ شیخ عامر بہجت حفظہ اللہ نے جامعہ مظاہر علوم اور اس کے ذمہ داران کو لکھا:

اللہ تعالیٰ اس سانحہ پر آپ کو صبر دے۔ شیخ الحدیث کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنی رحمت اور فضل و کرم سے نوازے۔ انہیں جنت الفردوس میں مقام بلند عطا فرمائے اور مسلمانوں کو نعم البدل سے نوازے (عربی سے ترجمہ)

دار العلوم دیوبند

مکرمی و محترمی حضرت مولانا محمد سلمان صاحب! ناظم مظاہر علوم سہارنپور زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کے سانحۂ وفات کا علم ہو کر قلبی رنج و افسوس ہوا، حضرت مرحوم ایک مدت سے مظاہر علوم کے مسندِ درس پر رونق افروز تھے، حضرت شیخ زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے، خاموش طبیعت اور مزاج میں بڑی یکسوئی تھی، درسِ حدیث کے ساتھ ساتھ بیعت و سلوک کے تعلق سے ہزار ہا لوگ مرحوم سے فیض اٹھاتے تھے۔

اللہ عزوجل مرحوم کی علمی اور اصلاحی خدمات کو قبولیت عطا فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے، ان کی قبر پر انوارِ رحمت کی بارش فرمائے اور تمام متعلقین بالخصوص مظاہر علوم کے ذمہ داران کو صبر کی توفیق بخشے، آمین!

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت مولانا مرحوم کے جانے سے مظاہر علوم اور علمی حلقوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا بڑا مشکل ہے، خداوند کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ادارہ کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین!

دارالعلوم دیوبند میں مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرایا گیا، اللہ عز و جل قبولیت عطا فرمائے۔

اگرچہ بندہ خود بھی تعزیت کے لئے حاضر ہوا تھا لیکن اس وقت ادارہ کی طرف سے تعزیت نامہ لے کر دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا عبدالخالق سنبھلی صاحب کے ہمراہ ایک وفد حاضر ہورہا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ کرام، کارکنان اور طلبہ عزیز کی طرف سے تعزیت مسنونہ قبول فرمائیں۔ والسلام

(مولانا مفتی) ابوالقاسم نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ ۲۰/۱۰/۱۴۳۸ھ/ ۱۵/۷/۲۰۱۷ء

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

گرامی قدر محترم ومکرم جناب مولانا سید محمد سلمان صاحب! عظَّم اللہ اجرکم

ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج صبح اس خبر نے کہ شیخ الحدیث مظاہر علوم حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ نہیں رہے، بہت رنجیدہ کیا، انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالی ان کے مراتب کو خوب بلند فرمائے اور امت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، اوران کے متعلقین ومحبین کی نصرت فرمائے، خاص طور پر جامعہ مظاہر علوم کو جو خسارہ ہوا ہے اس کے ازالہ کی صورت پیدا فرمائے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ہم اہل ندوہ کو اور انھیں ہم اہل ندوہ خاص طور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ اوران کے متعلقین سے بڑا تعلق تھا، اس کے باعث یہ حادثہ ہم لوگوں کے لئے کسی خاندانی حادثہ سے کم نہیں ہے۔

فوری طور پر حاضری کا تقاضہ ہوا لیکن یہ ممکن نہ ہوسکا، ہمارے دارالعلوم سے اساتذہ کا ایک وفد حاضر خدمت ہورہا ہے اس کے ذریعہ یہ تعزیتی سطور ارسال خدمت ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کے اہل تعلق کو بھی میری تعزیت سے واقف کرائیں، حضرت مولانا سید محمد عاقل صاحب اور مولانا سید محمد شاہد صاحب کو بھی سلام اور تعزیت پیش فرمادیں، برادر عزیز مولانا محمد واضح صاحب بھی سلام اور تعزیت پیش کرتے ہیں۔ والسلام طالب دعا

محمد رابع ندوی ۱۶/۱۰/۳۸ھ

مرکز نظام الدین دہلی

محترم بندہ ذوالمجد والکرم جناب مولانا سلمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناظم اعلی جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، ارکان شوریٰ، اساتذۂ کرام، جملہ تلامذۂ حضرت مخدومی ومخدوم العالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ، نیز دیگر پس ماندگان اعزہ واقارب أعظم اللہ لکم ولنا الأجر و ألھمکم و ایانا الصبر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی ہم سب کا مزاج بخیر رکھے، واقعہ یہی ہے کہ وہ حادثہ اتنا جان کاہ ہے کہ اس کا تحمل اللہ تعالی کی مدد کے بغیر ممکن نہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون

ایک مومن کو اگر شریعت کاملہ، مکملہ ومطہرہ سے صبر وشکر کے تمام مواقع کے احکامات کی رہنمائی حاصل نہ ہو، حالات یقیناً ایسی چیز ہیں جو اسے جادۂ حق سے منحرف کردیں، اور حدود شریعت سے تجاوز کرجائے۔

وإنّ في اللہ عزاء من کل مصیبۃ و خلفاً من کل ھالک و عوضاً من کل فائت فإلی اللہ فأنیبوا و إلی اللہ فارغبوا و نظرہ إلیکم في البلاء فانظروا فإنھا المصاب من لا یؤجر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے پر جس سے بڑا حادثہ آسمان کی چھتری کے نیچے نہ ہوا ہے نہ ہوگا، صدیق اکبرؓ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وأرضاہ نے جس ثبات ورباط اور جزم وعزم کا مظاہرہ فرمایا تھا وہی ہم سب کے لئے اسوۂ حسنہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات حقہ کا بہتر نمونہ ہے۔

حضرت مرحوم علم حدیث کا **بجمیع أنواعہ و فنونہ علی کثرتھا** ایک ایسا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھے جس کی مثالیں متقدمین کے یہاں تو ملتی ہیں لیکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

متأخرین کے یہاں یہ تبحر علمی نادرونایاب ہے۔إلا مَن رحِمه الله علیه
تین کتابوں پر علماء نے ’’أصح الکتب بعد کتاب الله‘‘ کا اطلاق فرمایا
ہے،الموطأللامام مالک،الجامع الصحیح للبخاري،الصحیح للامام
مسلم رحمهم الله،قسام ازل کی تقسیم ہی کہئے کہ ان تینوں کتابوں کے پڑھانے
کاموقع کم وبیش نصف صدی تک حاصل رہا،و ذٰلک فضل الله

اس طویل عمر میں جوتقریباً ۹ رعشروں پر محیط ہے،اس دنیائے داروگیر میں
مختلف ہنگامے،قسم قسم کے نزاعات واختلافات پیش آئے ،لیکن حضرت مرحوم
ہمیشہ مہر بلب رہے،مزید یہ کہ دوسروں کو أملک علیک لسانک کا ہی درس
اورمشورہ دیتے رہے،ایک محدث کی یہی شان ہونا بھی چاہئے۔

حضرت مرحوم کی صحت نے جب تک ساتھ دیا،امراض واعذار نے انھیں گھیر
نہ لیا تب تک وہ ہمیشہ اپنے اسفار کے موقع سے مسجد بنگلہ والی مرکز دعوت وتبلیغ بستی
حضرت نظام الدین اولیاء رحمہم اللہ اہتمام سے تشریف لاتے رہے،نیز اپنے شیخ و
مرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین علمی
ہونے کی حیثیت سے مقیمین مرکز اور کام کرنے والے دنیا بھر کے احباب کو جو
بالالتزام آں مخدوم کی خدمت میں حاضری دینا اپنی سعادت خیال کرتے تھے،اپنے
اسلوبِ بدیع میں قیمتی نصائح سے اصلاح وتربیت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

بندہ ذاتی طور پر اور پوری جماعت کی طرف سے حضرت مرحوم کا شکر گزار
اور اللہ رب العزت سے بہتر سے بہتر اور اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمانے کا
خواستگار ہے،حضرت مرحوم کا خلاء اگر چہ آسانی سے پُر ہونے والا نہیں ہے،
جانے والے دوغم چھوڑ کر جاتے ہیں،(۱) ان کی محترم ستودہ صفات شخصیت کے
فراق کا غم جو طبیعت کو گراں معلوم ہوتا ہے(۲) دین کے اس کام کے کمزور یا
ضائع ہوجانے کا خطرہ، جسے وہ بتوفیق الٰہی سنبھالے ہوئے تھے۔

تعزیت مسنونہ دراصل پہلے غم کو غلط کرنے کا مسنون طریقہ ہے،دوسرے
خطرہ کا ازالہ تو صدیق اکبر اور انہی جیسے کسی رجل اعظم واکبر کا حصہ اور نصیب ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللهم اغفر له و ارحمه و عافه و اعف عنه و أكرم نزله و وسع مدخله و اغسله بالماء و الثلج و البرد و نقه من الخطايا كما نقيت الثوب الأبيض من الدنس و ابدله داراً خيراً من داره و ادخله الجنة ۔اللهم عبدک هذا في ذمتک و حبل جوارک فقه من فتنة القبر و عذاب النار و أنت أهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه فانک أنت الغفور الرحيم

بندۂ ضعیف

محمد سعد کاندھلوی

مسجد بنگلہ والی مرکز نظام الدین دہلی ۲۵ رشوال ۳۸ھ

جامعہ اسلامیہ یورپ کے سربراہ ڈاکٹر رشید بوطربوش کے کلمات:

مولانا محمد یونس جونپوریؒ ایک عظیم محدث اور یکتائے روزگار تھے، روئے زمین پر اسوقت بخاری شریف کا شاید ان سے زیادہ واقف اور عالم کوئی اور نہیں تھا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد علماء کے خطوط اور پیغامات آئندہ پیش کئے جاتے رہیں گے۔

تاریخی قطعات

علامۂ مظاہر علوم

۱۴۳۸ھ

عاشقِ علم حدیث وحیدِ زماں محمد یونس

۱۴۳۸ھ

شیخ الحدیث مولانا محمد یونس والاحسب

۲۰۱۷ء

طالبِ حق شیخ محمد یونس آسودۂ خاک ہوگئے

۲۰۱۷ء

محدثِ متین منصور

۱۴۳۸ھ

لاریب محمد یونس فخرِ زمن

۱۴۳۸ھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com